قرآن کی نظر میں مسجد کا کردار

(قسط اول)

فدا حسین بخاری

اسلام میں مسجد کی بہت اہمیت ہے۔ اسے اللہ کا گھر (مساجد اللہ) کہا گیا ہے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے تو جس کا گھر ہے اسی سے پوچھنا چاہیے کہ پروردگار تیرا گھر کب سے ہے؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں اور اگر ہم تیرا گھر (مسجد) بنانا چاہیں تو اسے کیسا ہونا چاہیے ؟ تیرا گھر تعمیر کرانے والے کیسے افراد ہوں؟ تیرے گھر کا ماحول کیسا ہو اس کی ساخت کیسی ہو؟ تیرے گھر کے دروازے تمام مسلمانوں کے لئے کھلے ہوں یا بعض مسلمانوں کے لئے تو کھلے ہوں اور بعض مسلمانوں کے لئے بند ہوں ؟ تیرے گھر میں صرف تیری عبادت ہوسکتی ہے یا تیری مخلوق کے دکھ درد میں بھی شریک ہوا جاسکتا ہے اور تیرے گھر میں بیٹھ کر ان کی بہتری کے لئے بھی سوچا جا سکتا ہے ؟ اور کیا تیرا گھر صرف مرد مسلمانوں کے لئے ہے یا مسلمان خواتین بھی آسکتی ہیں اور نماز جماعت 'نماز جمعہ' نماز عیدین اور دوسری اسلامی تقریبات جو مساجد میں ہوتی ہیں ان میں شریک ہوسکتی ہیں !؟

ان سوالوں کا جواب اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید میں دیا گیا ہے اور اس کی عملی صورت اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت طیبہ میں ہمیں ملتی ہے اور اسی طرح صحابہ کرام اور خصوصاً" خلفاء اسلام حضرت ابوبکر سے لے کر حضرت علی کے زمانہ خلافت تک جو مساجد کا کردار رہا ہے وہ بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے اور مسجد کے کردار اور اس اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

قبل اس کے کہ ان سوالوں کے جوابات کے لئے قرآن مجید اور سنت رسولؐ کی طرف رجوع کریں لفظ "مسجد" کا مفہوم دیکھتے ہیں کہ لغت میں اس کے کیا معنی ہیں؟ لغت میں "مسجد" اسم مکان ہے اور اس

کا مصدر "السجود" ہے اس کا معنی ہے عاجزی وخاکساری سے جھکنا' عبادت میں پیشانی اور ناک زمین پر رکھنا (۱)

امام راغب اصفہانی کہتے ہیں :

"المسجد موضع الصلاۃ اعتبارا" بالسجود"(۲)

مسجد وہ جگہ ہے جہاں نماز ادا کی جائے نماز کا اہم رکن چونکہ سجدہ ہے اسی وجہ سے نماز پڑھنے کی جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے۔

اب قرآن مجید اور سنت نبویؐ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان کی ہدایت کی روشنی میں اپنے سوالوں کے جوابات تلاش کرتے ہیں۔

اللہ کا گھر کب سے ہے ؟

سب سے پہلے (اللہ کا گھر) کعبہ روئے زمین پر بنایا گیا ہے' ارشاد خداوندی ہے :

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

پہلا گھر جو لوگوں کے لئے ہے (خدا سے تفرع و خضوع) کے لئے مقرر کیا گیا' وہ سر زمین مکہ میں ہے جو بابرکت اور دنیا کے لئے ہدایت و رہبری کا سبب ہے (۳)

اس آیۃ کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ انسانوں کے لئے اپنے خدا سے راز و نیاز کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے لئے پہلا گھر جو بنایا گیا وہ مکہ کی مقدس سرزمین پر بنایا گیا اور اس گھر کی صفت یہ ہے کہ وہ مبارک ہے' بابرکت ہے اور عالمین کے لئے باعث ہدایت ہے۔ اللہ تعالی نے زمین پر جو پہلا گھر انسانوں کے لئے عبادت کے واسطے بنایا وہ بیت اللہ یعنی کعبہ شریف ہے اور وہ بلڈنگ جس نے کعبہ کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے اور وہ جگہ جہاں طواف کیا جاتا ہے مسجد الحرام کہلاتی ہے اسی مسجد الحرام سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مسجد اقصی تک لے جایا گیا اور پھر معراج کروائی گئی۔

ارشاد رب العزت ہے :

سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

پاک و منزہ ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصی کی طرف لے گئی جس کا ماحول پر برکت ہے تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں۔ یقیناً" وہ سننے والا' دیکھنے والا ہے۔ (۴)

اس آیت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ کی معراج کا ایک مرحلہ مسجد الحرام سے مسجد

الاقصی بیت المقدس تک ہے بیت المقدس یا قبلہ اول (جو اب اسرائیل کے قبضے میں ہے اور مسلمانوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ کب میرے فرزند مجھے غاصبوں کے قبضے سے چھڑاتے ہیں) کو اس آیت میں مسجد الاقصیٰ کہا گیاہے اقصی کے معنی "دور" کے ہیں۔ چونکہ یہ مسجد مکہ والوں کے لئے "دور" تھی' اس لیے مسجد الاقصیٰ کہا گیا ہے۔ رسول اکرمؐ سے پہلے جو انبیاء کرام آئے ان کے دور کی یادگار عبادت گاہ کو بھی مسجد ہی کہا گیا ہے' مسجد ایسا مکان مقدس ہے' ایسی اہمیت کی حامل جگہ ہے جہاں سے سرور کائنات فخر موجودات ختم رسل محمد مصطفیٰ' احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معراج کا سفر شروع ہوا۔

مشہور قول ہے:

"الصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ"

نماز مومن کی معراج ہے ۔(۵)

روایات میں مسلمانوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ گویا مومنین کی معراج جو نماز میں ہے وہ بھی مسجد میں ہے۔ ہم تاریخ اسلام میں دیکھتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو مدینہ کے باہر پہنچ کر سب سے پہلا جو کام انجام دیا وہ مسجد قبا کی تعمیر تھی اسی طرح مدینہ کے اندر پہنچے تو بھی مسجد کی تعمیر سے اپنے تعمیری کاموں کا آغاز کیا۔ وہی مسجد جسے مسجد النبوی کہتے ہیں اور کعبہ' حرم الٰہی کے بعد جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ رسول اکرمؐ اس سے پہلے کہ اپنا گھر بناتے خدا کے گھر کے تعمیر شروع کی۔ اس سے مسجد کی تعمیراور اسے آباد کرنے کی ضرورت اور اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ رسول اکرمؐ نے سب سے پہلے مسجد کی ہی تعمیر کیوں شروع کی ؟

شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ:

اس وقت مسلمانوں کے دو گروہ تھے (۱) مہاجرین اور (۲) انصار یہ دو گروہ فکری' روحانی' اقتصادی اور عادت واطوار کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ خود مہاجرین مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے جو آپس میں فکرہی' معاشرتی' مادی اور روحانی لحاظ سے الگ الگ صفات و خصوصیات کے حامل تھے۔ اسی طرح انصار بھی ایک دوسرے پر غلبہ و تسلط کے متمنی دو گروہوں میں بٹے ہوئے تھے اور ماضی میں کئی دفعہ ان کے درمیان جنگیں بھی ہوچکی تھیں۔ پس اس صورت حال میں ان تمام گروہوں کی فکری' اخلاقی اور روحانی تربیت کا اہتمام بہت ضروری تھا تاکہ وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں اور ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہو اور ایک دوسرے کی نسبت اسی احساس ذمہ داری کے ساتھ ایک ایسے معاشرے کو تشکیل دیں جو ایک جسم واحد کی مانند ہو کہ جب اس کے

اعضاء میں سے کوئی عضو درد میں مبتلا ہو تو جسم کے باقی اعضاء بیدار رہ کر اس مصیبت میں اس کے ساتھ شریک ہوں۔ اسی طرح یہ معاشرہ رسالت کے دفاع اور اس کی حمایت جیسی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآمد ہونے کے قابل ہو جائے تاکہ جب مدینہ کے یہودی' دوسرے عرب مشرکین بلکہ پوری دنیا ان کی مخالفت پر اتر آئے تو وہ اس کا مقابلہ کر سکیں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل پائے جس کی تمام فکری' مادی اور دیگر قوتیں ایک مشترکہ ہدف یعنی اطاعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں صرف ہوں۔

مسجد ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں ان افکار و اہداف کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ مسجد صرف عبادت کی جگہ نہیں بلکہ فکری تہذیب و تربیت کے لئے بہترین مقام اور وسیلہ ہے۔ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے بھی رابطہ ہوتا ہے جو انہیں کے ساتھ اکٹھے عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اور اس طرح ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

قرآن مجید کی ان آیات سے ہم نے سمجھ لیا کہ سب سے پہلے روئے زمین پر جو گھر بنا' وہ اللہ کا گھر ہے اور رسول اکرم نے مدینہ جا کر سب سے پہلے اللہ کے گھر کی تعمیر کی۔

مسجد کی تعمیر کرنے والے لوگ کیسے ہوں؟

سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ

اللہ کی مساجد ایسا ہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے (٦)

یہ آیت بتاتی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ مساجد کی تعمیر کرتے ہیں ان کو آباد کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور ان کے دلوں میں صرف اللہ کا خوف ہوتا ہے۔

مسجد سے کون روکتا ہے؟

اور وہ لوگ جو اللہ کے گھر کے دروازے اللہ کے بندوں پر بند کرتے ہیں انہیں خدا کی عبادت اور اس کے ذکر سے روکتے ہیں ان کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا

اور اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جس نے اللہ کی مسجدوں سے روکا کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور اس کی ویرانی کی کوشش کی۔ (٧)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ کی مساجد سے روکتا ہے وہ ظالم ہے وہ خواہ کوئی بھی ہو' کسی زمانے میں ہو۔ خواہ وہ کسی بھی نام پر روکے اور یہ روکنا کبھی بلا واسطہ ہوتا ہے جسے ایک مسلک والا کہتا ہے خبردار یہاں کوئی دوسرے مکتب فکر کا مسلمان نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور اگر کوئی ایک مکتب فکر کا مسلمان کسی ایسی مسجد میں نماز پڑھتا ہے۔ جو کسی دوسرے مکتب فکر والوں نے بنوائی ہے تو اسے بعض اوقات منع کر دیا جاتا ہے' بعض اوقات ایسے واقعات بھی رونما ہوتے ہیں کہ اس نمازی کو مسجد ہی میں زدکوب کیا جاتا ہے' قتل کے واقعات بھی ہو چکے ہیں۔ اور کبھی یہ روکنا بالواسطہ ہوتا ہے یعنی ایسا ماحول اور فضا پیدا کرنا کہ لوگ مسجدوں کا رخ نہ کریں مسجدوں میں نماز پڑھنے سے گھبرائیں چونکہ دہشت گردی ہوتی ہے مسجدوں میں قتل عام کیا جاتا ہے تو اس طرح مسجدوں سے مسلمانوں کو روکا جاتا ہے۔

اسی طرح مسجد الحرام کے دروازے بعض مسلمانوں پر اگر کوئی بند کرے یا انہیں حج سے روکے تو اس کے لئے قرآنی حکم ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

بے شک جن لوگوں نے کفرکیا اور وہ روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے اور بیت اللہ جسے ہم نے مقرر کیا ہے سب لوگوں کے لئے اس میں رہنے والے اور پردیسی برابر ہیں حقوق میں اور جو اس میں ظلم سے گمراہی کا ارادہ کرے گا ہم اسے درد ناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے (۸)

اس آیۃ کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد الحرام تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ اس کے حقوق میں مقامی اور پردیسی یا وہ پردیسی دوسرے شہروں کے ہوں یا دوسرے ملکوں کے' سب شریک ہے اور جو رکاوٹ کھڑی کرے یا روکے اسے دردناک عذاب کی وعید دی گئی ہے۔ تو جب مسجد الحرام جو اصل ہے وہ سب مسلمانوں کے لئے ہے' اس کے دروازے سب مسلمانوں کے لئے کھلے ہیں وہاں سب کی نماز ہو رہی ہے تو باقی مساجد جو دنیا بھر میں بنی ہوئی ہیں وہاں کیوں روک ٹوک ہے جو اسی مسجد الحرام اور خانہ کعبہ کی شبیہ اور ماڈل ہیں اور اسی کا تسلسل ہیں وہاں کیوں ایک مسلک کا مسلمان دوسرے مسلک کے مسلمان کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے جو مساجد سے مسلمانوں کو روکتے ہیں کیا وہ مسجد کے خادم اور متولی ہو سکتے ہیں؟

قرآن کی نظر میں مسجد کے خادم اور متولی

قرآن کریم اس بارے میں فرماتا ہے:

وَمَا لَهُم اَلاَّ يُعذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَاءَهٗ اِنْ اَوْلِيَاءُهٗ اِلاَّ الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ

اور ان میں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ مسجد الحرام سے روکتے ہیں اور وہ اس کے متولی نہیں ہیں اس کے متولی تو صرف متقی ہیں لیکن ان میں سے اکثر یہ بات نہیں جانتے (۹)

قرآن کی نظر میں مسجد کے متولی اور خادم پرہیز گار مسلمان ہو سکتے ہیں اور جو مساجد کو ویران کرنے پر تلے ہوں وہ متولی نہیں ہو سکتے ۔ مسجدوں سے لوگوں کو روکنا یا وہاں سے ان کو نکالنا قرآن کی نظر میں بہت بڑا گناہ ہے ارشاد ہوتا ہے :

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

اور اللہ کے راستے سے روکنا اور اس کو نہ ماننا اور مسجد الحرام (سے روکنا) اور اس کے لوگوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے لوگوں کی امنیت کو سلب کرنا (امن عامہ میں خلل ڈالنا) قتل کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ (۱۰)

قرآن کی نظر میں مسجدوں میں آنے سے روکنا، رکاوٹ ڈالنا، امن کو خراب کرنا فتنہ و فساد پھیلانا قتل سے بھی بڑا گناہ ہے چہ جائیکہ خود مسجدوں اور دینی مراکز کے اندر مسلمانوں کا خون بہایا جائے اور وہاں قتل عام کیا جائے لہذا ایسے لوگ قرآن کی نظر میں عذاب الیم کے مستحق ہیں اور مسلمان نہیں ہوسکتے بلکہ انہیں تو انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے ۔

کیا ہر مسجد قابل احترام ہے ؟

قرآن مجید کی سورہ توبہ میں ارشاد خداوندی ہے :

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلاَّ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

وہ لوگ جنہوں نے (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے، کفر کو تقویت دینے کے لئے اور مومنین میں تفرقہ ڈالنے کی خاطر، ایسے افراد کے لئے کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جنہوں نے پہلے بھی اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کی ہے، مسجد بنائی ہے، وہ قسم کھاتے ہیں کہ ان کا مقصد سوائے نیکی (اور خدمت) کے اور کچھ نہیں لیکن اللہ

گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ (۱۱)

اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ایسی مسجد میں جانے سے سختی سے منع کردیا۔ حکم ہوا

لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا ....(۱۲)

اس میں ہرگز قیام (اور عبادت) نہ کرنا۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ ...(۱۳)

وہ مسجد جو روز اول سے تقوی کی بنیاد پر بنی ہے ' زیادہ حق رکھتی ہے کہ تم (اے رسولؐ) اس میں قیام اور عبادت کرو۔

ان آیات کی شان نزول جو مفسرین نے بیان کیا ہے' اس کے مطابق کچھ منافقین (بظاہر مسلمان) رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا: "ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم قبیلہ بنی سالم کے درمیان' مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنالیں تاکہ کمزور' بیمار اور بوڑھے' جو کوئی کام نہیں کر سکتے اس میں نماز پڑھ لیا کریں۔ اسی طرح جن راتوں میں بارش ہوتی ہے ان میں جو لوگ آپ کی مسجد میں نہیں آسکتے اپنے اسلامی فریضہ کو اس میں انجام دے لیا کریں۔"

یہ اس وقت کی بات ہے جب پیغمبر خدا جنگ تبوک کا عزم کر چکے تھے آنحضرتؐ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے مزید کہا: کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ خود آکر اس میں نماز ادا فرمائیں؟ نبی اکرم نے فرمایا: اس وقت تو میں سفر کا ارادہ کر چکا ہوں' البتہ واپسی پر اللہ نے چاہا تو اس مسجد میں آکر نماز پڑھوں گا۔

جب آپؐ جنگ تبوک سے لوٹے تو یہ لوگ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: "ہماری درخواست ہے کہ آپ ہماری مسجد میں آکر نماز پڑھائیں اور اللہ سے دعا فرمائیں کہ ہمیں برکت دے"۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب ابھی آنحضرتؐ مدینہ کے دروازہ میں داخل نہیں ہوئے تھے اسی وقت وحی کا فرشتہ نازل ہوا اور سورہ توبہ کی آیات ۱۰۷ تا ۱۱۰ لے کر آیا اور ان کے منصوبے اور پلاننگ سے پردہ اٹھایا۔

اس کے فوراً بعد رسول اللہؐ نے حکم دیا:

"مذکورہ مسجد" کو جلا دیا جائے۔ اس کے باقی حصے کو مسمار کر دیا جائے اس کی جگہ کوڑا کرکٹ ڈالا جایا کرے۔ (۱۴)

یہ تو تھا ان آیات کا شان نزول جو اکثر مفسرین نے بیان کیا ہے' مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ شان نزول قرآن کریم کی آیات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے لیکن قرآن کریم کی ہدایت و رہنمائی صرف اسی واقعہ یا حادثہ میں محدود نہیں ہے لہٰذا "مسجد" جو رسول اکرمؐ کے زمانے میں "دینی اور اجتماعی مرکز" کی حیثیت رکھتی تھی' قرآن کریم ایسے مرکز کی شرائط بیان کر رہا ہے جو مسلمانوں کی عبادت گاہ (مسجد) بھی ہے اور اجتماعی مرکز بھی۔

مسجد کی تعمیر کی شرائط

ارشاد قدرت ہے:

"لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ

وہ مسجد جو روز اول سے تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہے' زیادہ حق رکھتی ہے کہ تم اس میں قیام (اور عبادت) کرو۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ' پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (۱۳)

ان آیات کی روشنی میں مسجد ضرار کا واقعہ تمام مسلمانوں کے لئے ان کی پوری زندگی میں ایک درس ہے۔ کلام خدا اور عمل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح طور پر نشاندہی کرتا ہے کہ مسلمانوں کو کبھی بھی ایسا ظاہر بین نہیں ہونا چاہیے کہ وہ صرف ظاہری طور پر کاموں کے حق بجانب ہونے پر نظر رکھیں اور ان کے اصلی اغراض و مقاصد سے بے خبر اور لاتعلق رہیں۔ بابصیرت مسلمان وہ ہے جو نفاق اور منافق کو ہر وقت' ہر جگہ' ہر لباس اور ہر چہرے میں پہچان لے' اگرچہ وہ دین و مذہب کے چہرے اور قرآن و مسجد کی حمایت کے لباس میں کیوں نہ ہو۔ اس کے علاوہ جو اہم درس ان آیات سے ہمیں ملتا ہے وہ یہ کہ ایک فعال اور مثبت دینی و اجتماعی مرکز وہ ہے جو دو مثبت عناصر سے تشکیل پائے پہلا یہ کہ اس کی بنیاد و مقصد پاک ہو "اسس علی التقوی من اول یوم" دوسرا یہ کہ اس کے حامی و نگہبان پاک' صالح' صاحب ایمان' مضبوط اور مخلص ہوں "فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا" ان دو بنیادی ارکان کے بغیر نتیجہ و مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

پس خدا و رسول کی نظر میں ایسی مساجد' جن کی بنیاد تقویٰ پر نہیں رکھی گئی' جو صرف امت مسلمہ میں انتشار و تفریق اور کفر و استکبار کی مدد اور خدمت کے لئے بنائی گئی ہیں اور ان کو چلانے والے پاک و صالح اور مخلص لوگ نہیں ہے بلکہ دہشت گردی اور فساد فی الارض پھیلانے والے لوگ ہیں اور ان کو سرمایہ سمگلر اور منشیات فروش اور یہود و ہنود اور اسلام دشمن قوتیں فراہم کر رہی ہیں'

ڈھا دینے کے لائق ہیں۔ وہ مساجد' مسجد نبوی اور مسجد قبا کا کردار ادا نہیں کر رہی ہیں بلکہ مسجد ضرار کا کردار ادا کر رہی ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ روایات میں ہم دیکھتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے دین کو اصلی حالت میں لائیں گے اور بہت سی بدعتوں کو ختم کریں گے ایسی مساجد کو جو مسجد ضرار کی طرح ہوں گی گرا دیں گے۔ قرآن کی ان آیات پر بھی عمل ہوگا اور رسول اکرم کی سنت پر بھی چونکہ رسول اکرمؐ کی سنت ایسی مسجد کے لئے یہی ہے' پیغمبر اکرمؐ نے مسجد ضرار کو جلا دیا اور وہاں کوڑا کرکٹ پھنکوانے کا حکم دیا مسجد ضرار کے واقعے میں جب ہم غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مسجد ضرار کو جلانے کا حکم بھی دیا اور پھر کوڑا کرکٹ ڈالنے کا حکم بھی دیا' کیا بات ہے جب مسجد ضرار کو جلا دیا گیا تو پھر کوڑا کرکٹ وہاں گرانے میں کیا فلسفہ ہے؟ شاید کوڑا کرکٹ اور گندگی وہاں ڈالنے میں یہ حکمت کار فرما ہو کہ اس جگہ کو کوئی تقدس حاصل نہیں بلکہ یہ ان کا عمل کہ جنہوں نے مسجد کے نام پر امت میں انتشار پھیلانے اور تفرقہ ڈالنے کے لئے یہ کام کیا ہے' قابل نفرت ہے۔ اور اسی مسلسل نفرت کے اظہار کے لئے اس جگہ پر کوڑا کرکٹ ڈالنے کا حکم دیا گیا۔

❁ ✸ ❁

حوالہ جات

(۱) المنجد

(۲) مفردات قرآن' راغب اصفہانی

(۳) سورہ آل عمران' آیت ۹۷

(۴) بنی اسرائیل' آیت' ۱

(۵) قول مشہور

(۶) سورۃ توبہ' آیت ۱۸

(۷) البقرہ آیت ۱۱۴

(۸) سورہ حج آیت ۲۵

(۹) الانفال آیت ۳۴

(۱۰) البقرۃ' ۲۱۷

(۱۱) سورہ توبہ آیت ۱۰۷

(۱۲) توبہ آیت ۱۰۸

(۱۳) توبہ آیت ۱۰۸

(۱۴) تفسیر نمونہ آیت اللہ مکارم شیرازی

(۱۵) سورہ توبہ آیت ۱۰۸

(۱۶) سورہ توبہ آیت' ۱۰۸